رسالہ

اطلاع الناس فی طلاق الثلاث

مرتب مولینا نبی بخش حلوائی علیہ الرحمہ

اِطّلاعُ النّاسِ فِی طَلَاقِ الثَّلٰثۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فقیر محمد عارف قادری عفی عنہ

اَلحمدُ لِلّٰہِ ربّ العالمین علیٰ کلّ حال وفی کلّ حین والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علیٰ سید الانبیاء المرسلین سیدنا محمد کلما ذکرک الذاکرون وغفل عن ذکرک الغٰفلون ورضی اللّٰہ عن عترت رسول اللّٰہ وعنّا وعن جمیع الحاضرین والغائبین امابعد فقیر حانہ القدیر محمد نبی بخش حنفی مذہباً نقشبندی مشرباً حلوائی لاہوری اہل السلام السلام اہل سنت والجماعت کی خدمت میں عرض گذار ہے کہ یہ چند اوراق مسئلہ طلاق ثلثہ اور اُس کے متعلقات میں تحریر ہوتے ہیں اور مطابق فتویٰ علماء کرام کے مسلمان عمل کریں اور ماجور من اللہ ہوں وماتوفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم قولہ تعالیٰ فی القرآن العظیم فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث وربٰع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ یعنی نکاح کرو جو تمہیں خوش آئیں عورتوں سے دو دو تین تین چار چار پھر اگر تم ڈرو کہ نہ انصاف کرسکو گے تو ایک ہی کافی ہے وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔ یعنی حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نکاح کرنا میری سنت سے ہے پھر جس شخص نے منہ پھرا میری سنت سے وہ میرے سے نہیں پھر نکاح پانچ قسم پر منقسم ہے فرض[1] واجب[2] سنت[3] مکروہ[4] حرام[5] فرض اُس شخص پر ہے کہ جس کو غلبہ شہوت سے زناہ ہو جانے کا یقین ہو اور واجب اُس پر کہ جو اُس درجہ سے کم ہو مگر غلبہ شہوت کا ہو اور سنت اُسپر جو معتدل مزاج ہو اور مکروہ اُسپر جو عورت کے حقوق ادا کرنے سے قاصر ہو اور حرام اُسپر جو یقیناً عورت کے حقوق ادا کرنیسے عاجز ہو پس جو شخص مہر و خرچہ و مکان و صحبت وغیرہ سے عاجز ہو اُسکو نکاح جائز نہیں اور اگر یقیناً ادائیگی سے عاجز ہے تو حرام ہے ۔ نکاح یعنی عقد کرنا باندہ دینا اور طلاق بمعنی بندھی ہوئی چیز کو کھول دینا لہٰذا اسکی تین گرہیں رکھی گئیں اگر تینوں گرہیں کھول دی جائیں خواہ دفعتاً ایک ہی بار یا متفرق طور سے تو وہ چیز قابو سے نکل جائیگی اگر مشاہدہ ہے کہ ایک گرہ سے چیز کھولنے سے نہیں کھلتی اور تین گرہ کی ایک تصور کرلینا حماقت ہے اور اصطلاح شریعت میں طلاق نکاح فسخ کرنیکا نام ہے طلاق کا لفظ معنی سے خالی نہیں ہوتا جب لفظ طلاق بولیگا تو نکاح کی گانٹھ کھل جائیگی چونکہ تفریق بین الزوجین یعنی عورت خاوند کی جدائی ہے اور اگرچہ طلاق عند الضرورت مباح

ہو جاتی ہے مگر خدائیتعالےٰ کے نزدیک بہت برے مباحات سے ہے جو تین طہر میں تین طلاق ہوں اور ایک ہی لفظ سے
تین طلاق دینا حرام ہے مگر تینوں طلاقیں عورت پر پڑ جائینگی اور احسن طریق یہ ہے کہ جب آدمی نہائیت بیقرار ہو جائے
اور عورت کو کسی صورت رکھ نہ سکے تو ایک طلاق دیوے کیونکہ طلاق سے بھی حاجت اُسکی پوری ہو جاتی ہے پھر اگر
رجوع نہ کیا اور چھوڑ دیا یہانتک کہ اُسکی عدت گزر گئی تو سخت وعید میں داخل ہوا جیسے فرمایا حق تبارک و تعالےٰ
نے جادوگروں کی مذمت میں فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ یعنی سیکھتے ہیں ہاروت
وماروت سے وہ سحر کہ جس سے تفرقہ ڈالیں درمیان مرد اور اُسکی عورت کے ۔ اور جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکر
کو آدمیوں میں فتنہ و فساد ڈالنے کو بھیجتا ہے جنکا ادنی مرتبہ میں بہت بڑا ہوتا ہے ازروئے فتنہ کے تو حاضر ہوتا
ہے ایک اُنکا اور عرض کرتا ہے ابلیس سردار اپنے کے کہ میں نے ایسا ایسا کیا تو ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا پھر
اُن کا ایک اور آتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ میں نے نہیں چھوڑا اُس کو یہانتک کہ درمیان اُس کے اور اُسکی
عورت کے جدائی ڈال دی تو ابلیس اُسے اپنے نزدیک کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو اچھا ہے روائیت کیا اسکو مسلم
نے کہا اعمش نے کہ سینہ سے چمٹا لیتا ہے کذا فی المظہری اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت برا حلالوں
کا خدا تعالے کے نزدیک طلاق ہے روائت کیا اس کو ابو داؤد نے اور حیض میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے ساتھ
اجماع کے خلاف ہے اس میں امامیہ کا کہ وہ کہتے ہیں ہرگز واقع نہیں ہوتی اور ہمارے نزدیک واقع ہو جاتی ہے مگر
حرام ہے اُس سے رجوع کر لینا واجب ہے اور جو حدیث ابن عمر سے گزرا وہ دلالت کرتا ہے وقوع طلاق اور اسکی
حرمت اور وجوب رجعت پر یہ ترجمہ ہے تفسیر مظہری کی عبارت عربی جلد اول مطبوعہ حصار صفحہ ۲۳۷ ۔ اس سے صاف
معلوم ہوا کہ طلاق دینا خدائیتعالےٰ کے نزدیک نہائت بُرا ہے اور اسمیں شیطان لعین کی خوشی و رضاء اور عورت
مرد میں تفرقہ ڈالنے پر ساحروں کی مذمت قرآن مجید میں فرمائی اور شیطان کو یہ تفرقہ اور جدائی کیوں پسند ہے کہ حضرت
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ بڑھے اور حدیث میں ہے کہ اگر ایک امتی بھی آپ کا بڑھ گیا تو حضور کی اتنی
عزت بڑھگئی اسی حکمت سے تین طلاق یکمشت حرام ہیں کہ تعلق ان سے بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور قطع تعلق نکاح
موجب قطع توالد و تناسل اولاد ہے جو موجب کثرت امت مرحومہ کا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے نکاح
کی رغبت دلائی کہ اس میں ترقی دین و دنیا اور حق تبارک کی خوشنودی اور رضاء صلی اللہ علیہ وسلم کا باعث ہے
یہانتک کہ حضور نے فرمایا دنیا سے تین چیزیں مجھے محبوب ہیں ایک خوشبو، دوسری عورتیں تیسری نماز پس جب نکاح
سنت انبیاء کرام خصوصاً حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار رضی اللہ عنہم و اولیاء عظام رحمہم اللہ
کی جاری ہے بلکہ جسپر شہوت کا غلبہ ہو اُسپر فرض فرمایا لہذا اس محبوب امر کا تعلق قطع کرنا منع اور حرام ٹھیرایا کہ اس
میں سب کی ناراضگی اور قطع تناسل ہے اسلئے فرمایا کہ اگر تو ایک ہی طلاق دیوے کہ اس سے ضرورت رفع ہو جاتی ہے
اور وہ بھی اُس حالت میں کہ جب عورت حیض سے پاک ہو اور ابھی صحبت بھی نہ کی ہو تو ایک طلاق دیوے یہ احسن طریق

کی صورت بنجائے اتنے عرصہ میں زبان سے یا ہاتھ لگانے سے رجوع کرلیا تو عورت نکاح میں رہتی ہے اور اگر نفرت دور ہو
تو دوسرے طہر میں قبل از محبت دوسری طلاق دے اب بھی نکاح سے رجوع کرسکتا ہے لیکن اگر نفرت باقی ہے تو تیسرے طہر میں
طلاق دے اب تین طلاق کے بعد وہ عورت خاوند پر ایسی حرام ہوگئی کہ بیگانیوں سے بھی زیادہ تر اب خاوند کو عورت
سے پرہیز فرض ہوا لیکن بعد از طلاق ثلثہ اگر مرد کی طبیعت میں محبت ظاہر ہو تو شارع علیہ السلام نے اسکی سزا مقرر
فرمائی ہے کہ جبتک عورت دوسرے مرد کے ساتھ بعد عدت نکاح و صحبت نہ کرے اور وہ دوسرا خاوند بلا وجہ یعنی فساد
دین کے طلاق نہ دے اور عدت نہ گزر جائے تب تک خاوند اول پر حرام ہے اور مشکل یہ ہے کہ نکاح دوسرے
خاوند کا اگر اس غرض سے ہے کہ یہ عورت پہلے پر حلال ہو جائے تو دونوں پر لعنت بس نکاح ثانی بہ نیت بقاء ازدواج
ہونا چاہئے اور بغیر فساد و ضرر دین کے دوسرے نکاح کا توڑنا حرام ہے اور اگر توڑے تو اسی طریقہ سے جو ابھی بیان
ہوا یعنی ہر طہر میں ایک ایک طلاق دیوے اور نان و نفقہ و مہر المسمیٰ خاوند اول و ثانی واجب الادا کر دیا گیا ہے
تاکہ کوئی شخص مرتکب ایسی بہت بری طلاق کا نہ ہو اگر مرتکب ہو تو پہلے ان سب اخراجات کا بہار اپنے ذمے تصور کرلے
اگر ادا نہ کرے تو عورت بذریعہ قضاء قاضی لے سکتی ہے۔ خیال کا مقام ہے کہ شارع علیہ السلام نے طلاق پر کسقدر زجر
و توبیخ فرمائی اور تین طلاق ایک ہی بار کو سب نے حرام فرمایا جو کسی صورت حلال نہیں عوام الناس جہال کا یہ طریقہ
ہوگیا ہے کہ ذرا خفگی اور غصہ سے بغیر مارنے پیٹنے تنبیہ کرنے کے جھٹ پٹ تین طلاق دے دیتے ہیں اگر اپنی زبان سے
بھی تین کا لفظ نہ کہیں تو کاتب و منشی کو کہتے ہیں کہ طلاق نامہ لکھ دے اور وہ جاہل یا غیر مذہب بے لوگ مسائل سے
ناواقف ہونے سے تین طلاق لکھ دیتے ہیں پھر جب غصہ جاتا رہا اور ٹھنڈے ہوئے تو عورت یاد آئی کہ اب دوبارہ
اُس سے سلوک ہو ادھر اودھر ملا مولوی سے نکاح کی صورت پوچھتے ہیں علماء اہل سنت والجماعت فرماتے ہیں کہ یہ
نکاح بغیر حلالہ ہرگز جائز نہیں اب دوسرے مرد کو عورت پر چڑھانا بھی ناگوار و دشوار معلوم ہوتا ہے کہ اس میں
ہتک عزت سمجھتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ یہ حکم شریعت مطہرہ فرما رہی ہے گھر کی بات نہیں اس میں خدا و رسول کی
رضا مقدم ہے اور آخرت کی سرخروئی پر دنیا پرست جاہل جب کوئی صورت جواز نکاح کی نہیں دیکھتے تو رفتہ رفتہ
باغوائے شیطانی و خواہش نفسانی کسی لامذہب سے پوچھتے ہیں تو لامذہب صاحب جھٹ فتویٰ دیتا ہے کہ ایک ہی دفعہ
کی تین طلاق ایک گنی جاتی ہے اگر عدت میں ہے تو رجوع کرلے اور اگر عدت گذر چکی ہے تو نکاح کرلے اور اگر سائل
عرض کرے کہ جناب فتویٰ زبانی تو آپ نے فرما دیا مگر لکھ بھی دیں تو فوراً حدیث مسلم اور ابوداؤد جو سخت ضعیف اور متروک العمل
ہے لکھ دیتے ہیں اور مسلم کی حدیث یہ کہ جب حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے حکم عام سنایا کہ تین طلاق یکبارگی تین
طلاق ہیں اور وہ عورت خاوند اول پر بدون حلالہ کے جائز نہیں ہوتی تب ابوالصہبا نے ابن عباس سے پوچھا کہ
بھلا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صدیق اکبر خلیفہ اول اور دو یا تین سال خلیفہ ثانی کے عہد میں یکبارگی تین طلاقیں
ایک بنائی جاتی تھیں پس لامذہب نے اس سوال و جواب کو حدیث نبوی مقرر کیا حاشا و کلا ایسا ہرگز نہیں۔
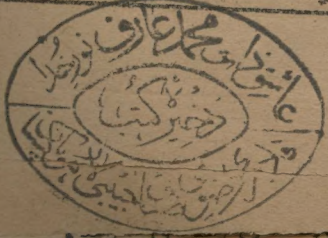
ہوئی تو سب کو بلا کر فرمایا کہ عوام کا یہ فہم غلط ہے کیونکہ عوام یہ سمجھتے ہیں کہ لفظ طلاق تکرار تاکید کیلئے ہے یا برائے اخبار یہ کہتے ہیں طَلَّقْتُکِ طَلَّقْتُکِ طَلَّقْتُکِ یا اَنْتِ طَالِقٌ اَنْتِ طَالِقٌ اَنْتِ طَالِقٌ اور سمجھتے ہیں کہ پہلے لفظ سے ایک طلاق واقع ہوگئی اور دوسرے دو لفظ اوسکی تاکید ہیں یہ فہم غلط ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مطلب یہ تھا کہ عوام الناس اپنے ذہن میں یہ کارروائی کرتے تھے کہ تین کو ایک بناتے تھے اپنے خیال سے نہ بحکم شرع اور دوسری حدیث ابوداؤد کی سند لاتے ہیں کہ ابو رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور پشیمانی ظاہر کی تو آپ نے فرمایا کہ رجوع کرلے اسکا جواب یہ ہے کہ ابوداؤد نے ایک باب علیحدہ اسطور پر منعقد کیا باب فی نسخ المراجعت عن الطلاق یعنی یہ باب طلاق سے رجوع کرنے کے منسوخ ہونے میں ہے اور امام بخاری بھی ایک باب طلاق ثلثہ مجموعی کا لاتے ہیں۔ جسمیں یہی آئت لکھی ہے اور رفاعہ کی عورت کا تذکرہ کیا کہ جب رفاعہ نے طلاق ثلثہ دی تو عبدالرحمٰن کے ساتھ نکاح کیا عبدالرحمٰن سُست تھا اس عورت نے حضور میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبتک تو عبدالرحمٰن کے ساتھ صحبت نہ کرے اور وہ طلاق نہ دے تب تک تو رفاعہ پر حرام ہے اس حدیث سے علماء نے سند پکڑی کہ حلالہ میں صحبت ضروری ہے اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ کہ رفاعہ کی تین طلاق یکبارگی تھیں اور یہی بخاری کی غرض ہے اور ابو رکانہ کی حدیث کو علماء نے مردود کیا ہے کہ راوی اسکے مجہول ہیں جیسا کہ نووی اور عینی نے مشرح بیان کیا اور کہا کہ ابو رکانہ کی دوسری حدیث دلالت کرتی ہے کہ یہ طلاق بتہ تھی یعنی ایک طلاق بائن تھی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو مراجعت بالنکاح کرلے اور ابوداؤد نے بہت صحابہ کا نام لیا کہ سب متفق ہیں کہ تین طلاق کے بعد مراجعت بالنکاح حرام ہے الا بحیلہ حلالہ الجواب عن الکل فیصلہ خلیفہ ثانی لاکھ اصحاب کے اتفاق سے جس میں بیس مجتہدین دین ہیں اور اتفاق جمہور امت وائمہ دین ومجتہدین دین کلہم کا اور فیصلہ سب کا اس حرام یعنی تین طلاق یکبارگی والی کی حرمت کا مرتکب ہرگز کوئی نہ ہوگا[1] اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں فی سنن ابوداؤد ان ذکرہ فی لم یدخل بھا فقال بھا قوم من اصحاب ابن عباس فقالوا لا یقع الثلث علی غیر المدخول بھا لانھا بواحدۃ لقولہ انت طالق فیکون قولہ ثلثاً حاصلاً بعد البینونۃ فلا یقع بہ شیأ وقال الجمہور ھذا غلط بل یقع علیھا الثلث لانھا قولہ انت طالق معناہ ذات طلاق وبھذا اللفظ یصلح للواحد والعدد وقولہ بعد ثلث تفسیر لہ واما ھذہ الروائت لابی داؤد فضعیفۃ رواھا ایوب السجستانی من قوم المجھولین عن طاؤس ابن عباس فلا یحتج بھا واللہ اعلم یعنی سنن ابوداؤد میں

[1] یہ مضمون رسالہ ارشاد الحق المبین مؤلفہ مولانا مولوی غلام قادر صاحب بھیروی مرحوم سے انتخاب کیا گیا بہ تبدیلی الفاظ مشکلہ ۱۲

اور وہ بھی اُس حالت میں کہ جب عورت حیض سے پاک ہو اور ابھی صحبت بھی نہ کی ہو تو ایک طلاق دیوے یا سن جرم

[illegible] ایک قوم ابن عباس کے یاروں سے انہوں نے کہا کہ غیر مدخولہ
کے حق میں تین طلاق یکبارگی واقع نہیں ہوتیں اسلئے کہ وہ ایک ہے واسطے کہنے اُسکے کے تو یہ کہنا اُس کا تین بار
حاصل ہوگا بعد بائنہ ہونیکے تو کوئی چیز اُسپر واقع نہوگی اور کہا جمہور نے یہ قول غلط ہے بلکہ تینوں طلاق اُس عورت پر
واقع ہو جاتے ہیں اسلئے کہ کہنا اُسکا انت طالق معنی اسکا ہے ذات طلاق یعنی تو طلاق والی ہے اور لفظ انت طالق
کا واسطے ایک اور متعدد طلاقوں کے اور اُسکا کہنا انت طالق بعداُسکے تین بار تفسیر ہوگی قول اول کی اور یہ روائت
ابوداؤد کی ضعیف ہے روائت کیا اسکو ایوب السجستانی نے قوم مجہول سے اُنہوں نے طاؤس سے اُسنے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

تیسری طلاق کا ثبوت فرمایا صاحب تفسیر مظہری نے اگر کہا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
تحت قولہ تعالیٰ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ یعنی طلاق دو ہی بار ہے تو تیسری کا ذکر کہاں ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تو فرمایا آپ نے او تسریح باحسان یا رخصت کرنا اُسکو اچھی طرح سے روائت کیا اُسکو ابوداؤد نے
اپنی ناسخ میں اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اور ابن مردویہ نے حدیث ابی رزین الاسدی سے مرسلاً اور نکالا
دارقطنی نے حماد بن سلمہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے متصلاً اور صحیح کیا اسکو ابن قطان نے اور کہا بیہقی نے
لیس بشیٔ نیز روائت کیا اسکو دارقطنی اور بیہقی نے حدیث عبدالواحد بن زیاد سے اُس نے اسمعیل سے اُس نے انس
رضی اللہ عنہ سے اور سب نے کہا کہ صواب یہ ہے کہ عبدالواحد نے اسمٰعیل سے روائت کی اور اُس نے ابی رزین سے
اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا بیہقی نے اسیطرح روائت کی محدثین کی جماعت نے ثقات سے اس سے خوب
ثابت ہوا کہ تیسری طلاق کا وجود ہے جس سے رجعت نہیں ہوسکتی نیز تفسیر مظہری کے حاشیہ میں کہا ص ۲۳۵ مطبوعہ حصار
میں تمام طلاقیں تین ہیں ایک لفظ خواہ متعدد الفاظ مختلفہ سے اور ایک طہر میں تینوں حرام ہیں اور بدعت آدمی اس
سے گنہگار ہوتا ہے خلاف ہے واسطے شافعی کے کہ وہ کہتے ہیں نہیں ڈر لیکن اسپر اجماع ہوگیا ہے کہ جو شخص اپنی عورت
کو کہے انت طالق تین بار تو وہ تینوں اُسی وقت واقع ہو جاوینگی ساتھ اجماع کے اور امامیہ یعنی رافضی کہتے ہیں کہ
ہرگز واقع نہونگی بدلیل قولہ تعالیٰ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ الآیۃ اور کہا بعض حنبلیوں نے ایک طلاق واقع ہوگی۔
جیسے روائت کیگئی ہے ابا الصہبا، سے صحیحین میں کہا ابا الصہبا، نے ابن عباس سے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ تین طلاق
کی ایک بنائی جاتی تھی زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر اور دو سال خلافت عمر سے رضی اللہ عنہما میں
تو جواب میں فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے البتہ تھے لوگ جلدی کرتے اُس امر میں کہ تھا جس میں اُنکے لئے کرنا تاخیر کا
پس اگر چھوڑیں ہم اسکو اوپر اُنکے پس چھوڑتے ہیں[1] اوپر اُنکے اس قول تک کہ یہاں دو مقام ہیں ایک تین طلاق واقع
ہونیکی صورت میں اور دوسرا اُنکا یہ کہ وہ شخص مطلقہ ثلثہ کرنے والا گنہگار ہے اور ہمارے لئے یکبارگی تین طلاق واقع
ہو جانیکی دلیل سنت اور اجماع اور حدیث ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کہ اُنہوں نے اپنی عورت کو حالت

[1] چھوڑ الخ فقال کان الناس قد استعجلوا کان لہم اناءۃ (ای تاخیراً) فلو مضیناہ علیہم فامضاہ علیہم الیٰ قول

حیض میں طلاق دی پھر آپ نے ارادہ کیا ...

توآپ نے فرمایا اے عمر کے بیٹے کیا تجھے اللہ تعالی نے اسطرح کا حکم کیا ہے البتہ تونے مخالفت کی سنت ہے کہ طہر کی حالت میں طلاق دے توہر طہر میں پھر آپ نے مجھے رجعت کا حکم کیا پس فرمایا جسوقت عورت پاک ہو حیض سے توطلاق دے نزدیک اُسکے یا اسے روک میںنے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ معلوم فرماتے ہیں کہ اگر میں عورت کو تین طلاق دوں توکیا وہ میرے لئے حلال ہے کہ اُسکو رجوع کرلوں توحضرت نے فرمایا۔ نہیں اب رجعت وہ تیرے سے جدا ہوگئی اور توگنہگار ہوا روائت کیا اس حدیث کو دارقطنی اور ابن ابی شیبہ نے اپنی تصنیف میں حسن سے ای قولہ اور ابن ہمام نے کہا ابوداؤد کا اسکو ضعیف کہنا مردود ہے اس لئے کہ تابع ہوا اُسکا شعیب بن رزیق اسدی متناً روائت کیا اسکو طبرانی نے اور جو حدیث ابھی مروی ہوئی جسمیں دلیل ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے پس تحقیق حکم کیا عمر نے تین طلاق یکبارگی واقع ہو جانیکا حضور صحابہ میں اور اس امر کا مقرر ہو جانا صحابہ کی حضوری میں دلیل ہے اوپر منسوخ ہو جانے قول ابن عباسؓ کے نزدیک تمام صحابہ کے اگرچہ اس سے پہلے خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ میں یہ امر مخفی رہا اور البتہ ابن عباس کا فتوئی اُس روائت کے خلاف ہے جو روائت کیا اُسکو ابوداؤد نے اور فتوئی ابن عباسؓ کا یہ ہے کہ روائت ہے مجاہد سے کہ میں ابن عباس کے پاس تھا کہ آیا ایک آدمی آپکے پاس اور عرض کی کہ اُسنے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں پس آپ خاموش ہوگئے یہانتک کہ گمان کیا میں نے کہ آپ اُسکی طرف واپس کرینگے (عورت) پھر فرمایا ایک تمہارا البتہ طلاق دیتا ہے پھر سوار ہوتا ہے حماقت پر پھر کہتا ہے اے ابن عباس حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجاً اور جو خدائیتعالی سے ڈرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالی اُسکے لئے خلاصی کی جگہ بناتا ہے تونے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیرے سے تیری عورت جدا ہوگئی اور طحاوی میں ہے کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاقیں دیں تو کہا ابن عباس نے تونے اپنے رب کی نافرمانی کی اور عورت تیری جدا ہوگئی لم یتق اللہ فیجعل لک مخرجاً الحدیث اسیطرح بہت حدیثیں قاضی مظہری نے نقل فرمائیں جن سے یکبارگی تین طلاق کا واقع ہو جانا مصرح ہے اور وہ حدیثیں ہمارے مکرم مولانا مولوی ابویوسف محمد شریف سلمہ الرحمن کے فتوئی میں تحریر ہیں۔ اور حدیث فاطمہ بن قیس بلفظ الثلث غیر صحیح والصحیح انہ طلقها البتۃ والیضاً حین طلقها کان زوجها غائباً عنها فی سریۃ ولم یکن بحضر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یظهر تقریرہ وانما ثبت تقریرہ فی وقوع الثلث والیضاً حدیث فاطمہ بن قیس ردہ عمر رضی اللہ عنہ وقال لاندری صدقت ام کذبت حفظت ام نسیت واثر عبد الرحمن ابن عوف وحسن رضی اللہ عنهما لیس بحجۃ فی مقابلۃ المرفوع وما ذکر الخصم من حدیث ابن عباس یمکن تاویلہ بان قول الرجل انت طالق انت طالق انت طالق کان واحدۃ فی الزمن الاول لقصد التاکید فی ذالک الزمان ثم صاروا یقصدون التجدید فالزموا ثلثاً فی زمن عمر والثالثۃ فی زمن عثمان قال البی

داؤد هذا اصح اور فاطمہ بن قیس والی حدیث میں لفظ ثلثہ یو صحیح ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مطلقہ
ہوئی البتہ نیز جسوقت وہ مطلقہ کیگئی تو خاوند فاطمہ کا اُس سے غائب تھا کسی لشکر میں اور نہیں ہوئی ہے وہ طلاق حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تو کہ اُس سے تقریر ظاہر ہوتی اور تقریر تو وقوع طلاق ثلثہ میں ہوتی نیز فاطمہ بن قیس
کی حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رد کردیا اور فرمایا کہ ہم نہیں جانتے تو سچ کہتی ہے یا جھوٹ تو اُسے یاد رکھتی ہے یا
بھول گئی اور اثر عبدالرحمٰن بن عوف وحسن رضی اللہ عنہما حجت نہیں مرفوع حدیث کے مقابلہ میں اور جو خصم نے حدیث
ابن عباس کی ذکر کی اُسکی تاویل ہوسکتی ہے کہ کہنا کسی کا اپنی عورت کو انت طالق انت طالق
تو یہ زمانہ اول میں بقصد تاکید ایک ہوتی تھی (یعنی دوسری دو طلاق پہلی کی تاکید کیجاتی کوئی نئی طلاق نہ سمجھتے تھے)
اس زمانہ میں پھر ہوگئے نئے طلاق کا قصہ کرنیوالے پھر لازم کرلیں صحابہ نے تینوں طلاقیں زمانہ عمر رضی اللہ عنہ میں اور تیسرے زمانہ
عثمان رضی اللہ عنہ میں اور کہا ابو داؤد نے یہ بہت صحیح ہے پس حضور صلی اللہ وآلہ وسلم سے یکبارگی یا متفرق طلاق ثلثہ کو ایک
جاننا اور اُسپر عملدرآمد کسی صحیح مرفوع حدیث سے ہرگز ثابت نہوا اور فتوی ابن عباس میں اُسکے برخلاف بلکہ وقوع طلاق ثلثہ
پیہ اجماع صحابہ موجود جسپر اعتراض و انکار مفقود لاکھ صحابہ میں سے جب کسی نے چون وچرانہ کی تو اب آخری زمانہ کے حشرات الارض کو
سوجھی طرفہ یہ کہ منکرین کا دعوی نہ کتاب سے مؤید نہ سنت سے ثابت اور بعض جاہل قولہ تعالیٰ الطلاق مرتن الآیۃ سے طلاق
ثلثہ کی نفی کرکے مضحکہ اطفال بنتے ہیں لہذا وہابیہ کے علماء معتمدین ہی سے شہادت لیجئے مگر پہلے تفسیر الطلاق مرتن گوش ہوش سے سن
لیجئے مفسرین فرماتے ہیں الطلاق مرتن الآیۃ کے ماقبل رجوع کرنے کا ذکر تھا اور اس آئت میں کھولکر فرمادیا کہ کبتک خاوند
کو رجوع کرنیکا حق پہنچتا ہے تو فرمایا کہ دو طلاق تک پھر تیسری طلاق کے بعد بالکل علاقہ منقطع ہوجاتا ہے جاہلیت میں مرد عورت
کو طلاق دیکر پھر رجوع کرلیتا تھا اسکے بعد ہزار طلاق دیتا اور رجوع کرلیتا تو اسمیں عورت کو بڑی دقت پیش آتی لہذا فرمادیا
کہ دو طلاق تک رجوع کرنیکا اختیار ہے پھر اسکے بعد اگر ایک طلاق اور دیدی تو اب خاوند اول سے بالکل جدا ہوجاویگی
اور حق رجوع ہرگز نہ رہا جو کچھ عورت کو مہر زیور کپڑا بخش دیا ہے واپس نہ لیوے مگر ایک صورت میں لے سکتا ہے اور وہ خلع ہے
یعنی جب بخوبی ثابت ہوگیا کہ اب میاں بیوی کی باہم موافقت ہرگز نہ ہوگی اور بیوی اُس سے طلاق طلب کرتی ہے اور اُس کے
نکاح میں رہنا نہیں چاہتی تو بیوی نے جو کچھ مہر وغیرہ لیا ہے واپس دیدیوے یا اور کچھ کم وبیش دیکر اپنے پیچھا چھوڑالیوے
تو کچھ مضائقہ نہیں جائز ہے طلاق دینے کے بعد عورت کے تین حال ہیں اول یہ کہ مرد اس سے رجوع کرلے یعنی عدت کے
اندر ملاپ کرلیوے سو اسکو فامساك بمعروف میں بیان فرمادیا دوسری صورت یہ کہ رجوع نکرے یہانتک کہ عدت گذرجائے
اور بالکل جدا ہوجائے تو اسکو تسریح باحسان میں بیان فرمایا تیسری صورت یہ کہ ایک اور طلاق تیسری دیکر بالکل الیا
انقطاع اور تعلق توڑدے کہ اب نکاح سے بھی حق رجوع کا نہ رہا جیسا اس آئت میں فرمایا فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا الخ الطلاق مرتن کے بعد فان طلقها متصل ہے اور ان دونوں آیتوں کے بیچ میں
وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ الخ آئت خلع بطور جملہ معترضہ آگئی ہے اور فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ
یعنی تیسری طلاق کے بعد خاوند اول پر وہ عورت حلال نہیں جبتک دوسرے خاوند سے بعد عدت نکاح کرکے وطی نہ کرے

پھر وہ خوشی سے چھوڑے اور اسکی عدت گذار کر پھر پہلا کر سکتا ہے ورنہ نہیں اور امام وہابیہ مولوی وحید الزمان مترجم صحاح وغیرہ اپنی تفسیر وحیدی علی القرآن کے صـ۴۸ میں آیت مذکورہ بالا کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی جورو کو ایک ہی دفعہ تین طلاق دے دیں تو اختلاف ہے کہ ایک طلاق پڑیگی یا تینوں پڑ جائینگی اور بغیر حلالہ کے وہ عورت اب اُس مرد کے نکاح میں نہیں آسکتی اسکے بعد لکھتا ہے کہ ابن قیم اور شوکانی اور نواب بھوپال کے نزدیک ایک طلاق ہوگی غور کا مقام ہے کہ لاکھ صحابہ کے حضور میں یہ اجماع ہوا اور تابعین و تبع تابعین و ائمہ اربعہ مجتہدین دین اور کروڑوں علما سلف و خلف کے مقابلے میں میاں صاحب لکلے ابن قیم سخت متعصب اور عقل کی کمی رکھتا تھا جیساکہ زرقانی وغیرہ لکھتا ہے اور شوکانی کی خط وکتابت اہل نجد سے رہی محمد بن عبد الوہاب اور شوکانی کا زمانہ ایک اور باہم تحریرا ملاپ تھا اور نواب بھوپال غالی غیر مقلد ائمہ کا مخالف جیساکہ اسکی تصنیف سے ظاہر ہے ان تین مخالفوں کا اختلاف ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں رکھتا چنانچہ قاضی مظہری نے فرمایا ہے کہ جس حدیث پر ائمہ اربعہ میں سے کسی نے عمل نہیں کیا وہ حدیث ضرور ضعیف ہے اب فرمائیں کہ ابوداؤد والی ضعیف ومنسوخ پر کسی نے ائمہ میں سے عمل کیا بلکہ اسکے خلاف نودی وغیرہ علما محققین سے ثابت مگر حشرات الارض کے نزدیک محقق وہ جو اجماع صحابہ و ائمہ مجتہدین دین متین و جمہور علما سلف و خلف کے مخالف ہوں زہے تعصب نفسانی و غرور شیطانی اب لیجیے جس شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تعریف وحید الزمان مذکور اپنی کتاب عقائد اہل حدیث میں کرتا ہے وہی محدث جلیل القدر اپنی کتاب عقد الجید میں فرماتے ہیں مطبوعہ محمدی لاہور کے صـ۹ میں ملاحظہ ہو فَقِيهٌ يُفْتِي بِمَذْهَبِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَيُزَوِّجُ بِزَوْجِ الْأَوَّلِ نَقِيبَتَ مُطَلَّقَةً بِثَلٰثِ تَطْلِيقَاتٍ كَمَا كَانَ وَيُعَزَّرُ الْفَقِيهُ وَفَقِيهٌ يَحْتَالُ فِي الطَّلَقَاتِ الثَّلَاثِ وَيَأْخُذُ الرِّشْوَةَ بِذَالِكَ وَيُزَوِّجُهَا الْأَوَّلَ بِدُونِ الدُّخُولِ الثَّانِي هَلْ يَصِحُّ النِّكَاحُ وَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَالِكَ قَالُوا يُسَوَّدُ وَيُجْعَلُ وَفِي الْفَتَاوٰى الْاِعْتِمَادِيَّةِ مِنَ الْفَتَاوٰى السَّمَرْقَنْدِيِّ أَنَّ سَعِيدَ الْمُسَيَّبِ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ أَنَّ دُخُولَ الْمُحَلِّلِ لَيْسَ بِشَرْطٍ فِي التَّحْلِيلِ وَلَوْ قَضٰى بِهِ قَاضٍ لَا يَنْفُذُ قَضَاؤُهُ وَلَوْ حَكَمَ بِهِ فَقِيهٌ لَا يَصِحُّ وَيُعَزَّرُ الْفَقِيهُ ترجمہ ایک فقیہ ہے کہ سعید بن مسیب کے مذہب پر فتویٰ دیتا ہے اور مطلقہ ثلثہ کا نکاح زوج اول سے کر دیتا ہے تو وہ مطلقہ ثلثہ ویسی کی ویسی ہی رہیگی اور فقیہ کو تعزیر دیجائیگی اور ایک فقیہ ہے کہ تین طلاق میں حیلہ کرتا ہے اور اسمیں رشوت لیتا ہے اور اس عورت کا نکاح بدوں دخول زوج ثانی کے زوج اول سے کر دیتا ہے کیا یہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور ایسا کرنیوالی کی کیا سزا ہے تو سب نے جواب دیا کہ منہ کالا کرکے نکالدیا جائے فتاویٰ عمادیہ میں فتاویٰ سمرقند سے منقول ہے کہ سعید المسیب نے اپنے اس قول سے (کہ عورت مطلقہ ثلثہ کے) حلال ہونے میں محلل کے دخول کی شرط نہیں ہے رجوع کیا پس اگر یہی حکم (قول مرجوع سعید ابن مسیب پر دیوے) تو اسکا حکم جاری نہیں ہوگا اور کوئی فقیہ اگر ایسا حکم دیوے تو صحیح نہیں ہوگا اور فقیہ کو تعزیر دیجاویگی صـ۹ غرض انکے مانے ہوئے محدث کی تحریر سے ثابت ہوگیا کہ خلاف جمہور جو کوئی ابن قیم و شوکانی و بھوپالی کی پیروی کرے اسکا منہ کالا کرکے شہر بدر کر دیا جائے اور قاضی مفتی اگر ایسا فتویٰ لکھے تو اسکو بھی تعزیر ہوگی کیا ہمکو شریر قلیلوں کی پیروی کا حکم ہے یا اجماع صحابہ و مذہب ائمہ مجتہدین دین و جمہور علما سلف و خلف کی پیروی کا خود ہی انصاف فرمادیں اور اجماع کا مخالف

قران مجید کے رو سے دوزخی ہوتا ہے بقولہ تعالےٰ وہابی پنجابیوں کا امام حافظ لکھوی اپنی تفسیر محمدی منزل اول سورہ بقر صفحہ ۱۹۰ مطبوعہ گلزار محمدی لاہور میں لکھتا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ الآیۃ

طلاق ایہی دو واری پھر زن رکھے نال بھلیائی — یا چھڈے نال بھلائی اسنوں کرے نہ قصد برائی
یعنی حق رجوع جو مرد اں بعد طلاقوں آوے — اوہ دو طلاقاں تائیں ثابت تریجی کہے گواوے
ایہ آیت بھیجی دونہہ تائیں رب حق رجوع ٹھرایا — تریجی بعد رجوع نہ جائز خصم کرن ہور آیا
فر جے ہور طلاق کہے زن روا نہ اوس کداہیں — تریجی پچھے تا زن کرے نکاح خصم ہور تائیں
وچ نبوی تفسیر ایہ مسلہ واضح طور پچھائی — لکھیا ہے حلوائی دو جے باہجہ نہ روا زنانی

اور حلالہ کرنیکی ترکیب اسطرح ہے[1]

علماء اہلسنت وجماعت کے فتوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وفی کل حین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین عدد ما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون وعلی آلہ واصحابہ وائمہ مجتہدین وعلی جمیع المؤمنین **اما بعد** یہ فتویٰ ہیں طلاق میں جسمیں علماء کرام حنفیہ عظام کے فتویٰ جمع ہیں توکہ اہل سنت وجماعت وہابیہ کی غلط بیانی ودھوکہ دہی سے بچیں اور فقیر صانہ القدیر محمد نبی بخش حلوائی کو دعاء مغفرت سے یاد فرمائیں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو زبانی تین طلاق دیدی ہیں اب وہ رجوع کرنا چاہتا ہے کیا شریعت محمدیہ میں وہ رجوع کرسکتا ہے یا نہیں بینوا وتوجروا۔

الجواب وباللہ التوفیق۔ عورت مذکورہ پر تین طلاقیں واقع ہوگئیں اب وہ عورت شخص مذکور پر حلال نہیں ہوسکتی تاوقتیکہ دوسری جگہ اپنی مرضی سے نکاح پڑھائے پھر وہ خاوند اپنی مرضی سے طلاق دے قران شریف اور احادیث نبویہ اور ائمہ اربعہ اور جماہیر علمائے سلف وصحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم کا یہی ارشاد ہے۔ قال اللہ تعالےٰ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ[2] فامساک بمعروف او تسریح باحسان الی قولہ تعالےٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ یہ آیت مطلق ہے اور نص ہے وقوع طلاق ثلث پر اگرچہ ایک ہی طہر میں ہو اور حدیث سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ میں آیا ہے وطلقہا ثلثا متفق علیہ اس حدیث میں بھی وقوع طلاق ثلث پر دلالت ہے اگرچہ ایک ہی طہر میں ہو اگرچہ ایک ہی کلمہ سے ہو کیونکہ اگر ایک دفعہ طلاق ثلثہ لغو یا غیر واقعہ ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عویمر عجلانی کو منع فرماتے اور حضور سکوت نہ فرماتے امام بخاری نے صحیح میں اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ عن نافع قال کان ابن عمر اذا سئل عمن طلق ثلاثاً

[1] اور یہ مضمون الفقیہ میں ہے ۱۲ [2] یعنی طلاق رجعی دو ہی بار تک ہے رخصت بنکاح وبلا نکاح اگر رجعت کرے تو عورت اچھی طرح سے بند کرے یا رخصت کردے ۱۲

قال لو طلقت مرة او مرتين فان النبي صلى الله عليه وسلم امرني بهذا فان طلقتها ثلاثا
فقد حرمت عليك حتى تنكح زوجا غيره۔ وعصيت الله تعالى فيما امرك من طلاق امرأتك
متفق علیہ یہ حدیث صریح ہے وقوع طلاق ثلثہ میں گو ایک کلمہ سے ہو یا متعدد سے ایک طہر میں یا متعدد میں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم کیا تحلیل کا بغیر سوال کے کسی قید کے اگر کوئی قید موجب عدم وقوع طلاق ہوتی تو حضرت ضرور دریافت فرماتے
عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه ان اباه طلق امرأته الف تطليقة فانطلق عبادة الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسأله فقال بانت بثلاث تطليقات في معصية الله رواه عبد الرزاق ذكره في فتح القدير
یہ حدیث صریح ہے کہ ایک بار تین طلاق کہنے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں عن[1] ركانة قال اتيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني طلقت امرأتي البتة فقال ما اردت بها فقلت واحدة
قال والله قال والله قال فهو ما اردت رواه الترمذي وابو داؤد یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ یکبارگی تین طلاق
دینے سے واقع ہو جاتی ہیں کیونکہ اگر طلاق ثلثہ یکبارگی نہوتی تو آپ اُسکی نیت نہ دریافت کرتے فقد[2] ثبت بما ذکرنا
ان الاحاديث الصحيحة المذكورة تدل على وقوع طلاق الثلث ولو كان بكلمة واحدة او متعددة
في طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة عن محمد بن اياس قال طلق رجل امرأته ثلاثا
قبل ان يدخل بها ثم بدا له ان ينكحها فجاء يستفتي فذهبت معه اسأله فسأل عبد الله بن
عباس وابا هريرة عن ذلك فقالا لا نرى ان تنكحها حتى تنكح زوجا غيره قال فانما كان طلاقي اياها
واحدة قال ابن عباس ارسلت من يدك ما كان لك من فضل رواه مالك والامام محمد والطحاوي
باسناد صحيح وعن محمد بن اياس ان ابن عباس وابا هريرة وعبد الله بن عمرو بن العاص سئلوا
عن البكر يطلقها زوجها ثلثا فكلهم قال لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره رواه ابو داؤد باسناد صحيح۔

---

[1] رکانہ سے ہے کہ کہا اُسنے آیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پس عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم البتہ مینے اپنی عورت کو طلاق دی ہے تو حضور نے فرمایا کیا ارادہ کیا تونے اُس طلاق سے پس مینے عرض کی ایک طلاق کا تو فرمایا قسم خدا کی قسم خدا کی وہ طلاق وہی ہے جو تو نے ارادہ کیا اُس سے یعنی ایک لفظ سے تین واقعہ ہونیکے ۱۲

[2] قولہ فقد ثبت الخ پس البتہ ثابت ہوا جو ہمنے ذکر کیا کہ احادیث صحیحہ مذکورہ دلالت کرتی ہیں اوپر واقع ہونے طلاق ثلثہ کے اگرچہ ایک کلمہ یا متعدد کلموں سے ہوں ایک طہر یا متعدد طہروں میں اگرچہ بدون حیلہ رجعیت کے ہوں جیسے روایت ہے محمد بن ایاس سے کہا اُسنے کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں پہلے دخول کرنے سے دیں پھر اسے خیال ہوا کہ اُسے نکاح کرے تو فتویٰ لینے کو چلا گیا میں بھی ساتھ اُسکے سوال کیا تو پوچھا عبد اللہ ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے واقع طلاق سے پھر فرمایا نہ دیکھ کہ نکاح کرے تو اُسکو یہانتک کہ نکاح کرے وہ خاوند ثانی سے بجز تیرے تو کہا محمد بن ایاس نے کہ تھی طلاق میری عورت کو ایک بار تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پہنچا دی اپنے ہاتھ سے جو تھی واسطے تیرے زیادتی سے تین ہی طلاقیں تھیں زیادتی سے سو وہ سب اُسکو پہنچ گئیں اب دوسرے خاوند کئے بغیر کام نہیں بنتا اور روایت کیا اسکو امام مالک نے یعنی ایسا ہی روایت کیا اس حدیث کو امام جعفر الطحاوی نے ساتھ صحیح اسناد کے اور روایت ہے محمد بن ایاس سے ۔ بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر

قال الامام مالك فی مؤطا بلغه ان رجلا قال لابن عباس انی طلقت امرأتی مائة تطلیقة فما ذا
تری علی فقال له ابن عباس طلقت منك بثلاث وسبع وتسعون اتخذت بها آیات الله هزوا انتهی
رواه عبد الرزاق وابوبکر بن ابی شیبه والطحاوی باسناد صحیح وعن علقمه عن عبد الله انه سئل عن رجل طلق
امرأته مائة تطلیقه قال ثلث تبینها منك وسائرها عدوان رواه الطحاوی عن معاویة بن ابی
یحییٰ قال جاء رجل الی عثمان بن عفان فقال طلقت امرأتی الفا فقال بانت منك بثلث رواه
وکیع ذکره فی فتح القدیر وعن عامر الشعبی ان رجلا اتی شریحا فقال له انی طلقت امرأتی عدد النجوم

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰ - البتہ ابن عباس وابا ہریرہ وعبد اللہ بن عمرو بن العاص پوچھے گئے بکر سے کہ اسکو اسکے خاوند نے تین طلاقیں دیں تو سب
نے کہا کہ نہیں حلال واسطے اسکے یہانتک کہ کرے وہ عورت خاوند دوسرا بغیر اُسکے روائت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے صحیح اسناد سے کہا امام
مالک نے موطا میں کہ اُسکو خبر ملی کہ ایک آدمی نے ابن عباس سے عرض کی کہ مینے اپنی عورت کو سو طلاق دی ہے پس آپ اسمیں کیا
دیکھتے ہیں اوپر میرے تو فرمایا اُسکو ابن عباس نے عورت تیرے سے تین طلاق سے مطلقہ ہو گئی اور تین کم سو سے تو نے خدا تعالی کی آیتوں
کو ٹھٹھا بگڑا انتہی روائت کیا اسکو عبد الرزاق وابوبکر ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے صحیح اسناد سے اور روائت کی علقمہ نے عبد اللہ
سے کہ وہ پوچھے گئے ایک آدمی سے کہ اُسنے اپنی عورت کو سو طلاقیں دیں تو فرمایا آپ نے کہ تین طلاقوں سے تیری عورت تیرے سے
جدا ہو گئی اور باقی سب خدا تعالی کی نافرمانی اور سرکشی ہے روائت کیا اسکو طحاوی نے اور معاویہ بن ابی یحییٰ سے روائت ہے کہ کہا
اُسنے کہ ایک آدمی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مینے اپنی عورت کو ہزار طلاق دی ہے تو آپنے
فرمایا کہ وہ تین طلاق سے تیرے سے جدا ہو گئی روائت کیا اسکو ترمذی نے ذکر کیا اسکو فتح القدیر میں اور عامر الشعبی سے ہے کہ ایک
آدمی شریح کے پاس آیا اور عرض کی کہ مینے اپنی عورت کو جتنے آسمان کے تارے ہیں اتنی طلاقیں دی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ کافی ہیں
تجکو انسے تین یعنی تین طلاق سے وہ تیرے سے جدا ہو گئی (مسند ابو حنیفہ) امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا کہ اس شخص کے
اہل علم کا اختلاف ہے کہ جسنے اپنی عورت کو کہا تجھے تین طلاق تو فرمایا امام شافعی ومالک وابو حنیفہ واحمد اور سلف وخلف
کے جمہور علماء نے کہ وہ تینوں طلاقیں واقع ہو جاوینگی انتہی اور کہا شیخ ابن الہمام نے اسیطرف گئے ہیں جمہور صحابہ اور تابعین اور ائمہ
المسلمین جو انکے بعد ہوئے کہ وہ تینوں واقع ہو جاتی ہیں انتہی اور کہا زرقانی نے شرح موطا امام مالک میں صدر کتاب الطلاق میں کہ جمہور
علماء اوپر وقوع طلاق ثلثہ کے ہیں بلکہ ابن عبد اللہ نے اسپر اجماع حکایت کیا اور قائل ہے اس امر کا کہ اسکے خلاف شاذ ہے اُسکی طرف
توجہ نکیجائے انتہی اور کہا عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں کہ جمہور علماء تابعین میں سے اور اُن کے بعد والے منجملہ جنکے
امام نخعی اور نووی اور ابو حنیفہ ومالک وشافعی واحمد اور بہت دوسرے اسطرف کہ جو شخص اپنی عورت کو تین طلاق ایک
ہی لفظ سے دیوے تو واقع ہو جاوینگی اس عورت پر لاکن گنہگار ہوگا اور فرمایا انہوں نے کہ جو شخص اس سے خلاف کری
وہ مخالف ہے اہل سنت والجماعت کے اور بجز اسکے نہیں کہ اُسکے ساتھ تعلق اہل بدعت کا ہے اور جو شخص اسطرف توجہ
نہ کرے تو وہ بڑی جماعت سے خارج ہوا اور کہا علامہ عینی نے شرح ہدایہ میں فصل طلاق قبل الدخول میں جب کسی
آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دی دخول کرنے سے پہلے تو نزدیک عامہ علماء کے اس عورت پر وہ = باقی دیکھو صفحہ ۱۲ پر

فقال یکفیک من ذلک ثلث (مسند ابو حنیفه) قال الامام النووی فی شرح مسلم وقد اختلف
العلماء فی من قال لامرءته انت طالق ثلاثا فقال الشافعی ومالک وابو حنیفه واحمد وجماهیر
العلماء من السلف والخلف وقع الثلاث انتہی وقال الشیخ ابن الهمام وذهب جمهور الصحابۃ
والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمین الی انه یقع الثلاث انتہی وقال الزرقانی فی شرح
مؤطا الامام مالک فی صدد کتاب الطلاق والجمهور علی وقوع الطلاق الثلث بل حکی
ابن عبد البر الاجماع قائلا بان خلافه شاذ لایلتفت الیه انتہی قال العینی فی عمدة القاری
شرح صحیح بخاری وذهب جماهیر العلماء من التابعین ومن بعدهم منهم النخعی والثوری و
ابو حنیفه ومالک والشافعی واحمد وآخرون کثیرون الی ان من طلق امرءته ثلثا وقعن
علیها لکنه یاثم وقالوا من خالف فیه فهو شاذ مخالف لاهل السنة وانما تعلق به اهل البدعة
ومن لایلتفت الیه لشذ وذه عن الجماعة انتہی وقال العلامة العینی فی شرح هدایه
فی فصل الطلاق قبل الدخول اذا طلق الرجل امرءته قبل الدخول بها وقعن علیها عند
عامة العلماء وهو مذهب عمر وعلی وابن عباس وابی هریرة وعبد الله بن عمرو بن العاص
وعبد الله بن مسعود وانس بن مالک رضی الله عنهم وبه قال سعید بن المسیب و
محمد بن سیرین وعکرمه وابراهیم وعامر الشعبی وسعید بن جبیر والحکم وابن ابی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱ واقع ہو جاوینگی اور وہ مذہب عمر و علی و بن عباس و ابی ہریرہ و عبد اللہ بن عمرو ابن العاص و عبد اللہ بن مسعود
و انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ علیہم کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہوئے سعید ابن المسیب و محمد بن سیرین و عکرمہ و ابراہیم و عامر الشعبی و
سعید ابن جبیر اور حاکم اور ابی لیلی اور اوزراعی او سفیان الثوری اور ابن منذر انتہیٰ واللہ اعلم بالصواب نووی نے کہا ابن
عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے جواب میں تاویلیں علماء کی مختلف ہیں پس بہت صحیح یہ ہے کہ رویہ پہلے تھا کہ جب کسی نے کہا عورت کو
تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق اور اسمیں تاکید و استیناف کی نیت نکرے تو اُسوقت حکم کیا جاتا تھا ایک طلاق کا اُن کا علیحدہ
طلاق کی نیت نہ کرنیسے بباعث غلبہ رویہ پر حمل کرنے کے کہ وہ ارادہ کرتا ہے تاکید کا تین بار کہنے سے تو پھر جب زمانہ ہوا عمر
رضی اللہ عنہ کا اور تین طلاق کو لوگ ایک طلاق میں زیادہ استعمال کرتے اور غالب ہوا ان کا ارادہ علیحدہ طلاق کا اُن
لفظوں سے تو حمل کیا گیا اوپر تین طلاقوں کے عند الاطلاق اوپر غلبہ عمل سابق کے

ختم ہوئی تقریظ علامہ زمان وحید دوران صوفی حاجی محدث حضرت مولانا مولوی ابو یوسف محمد شریف مد ظلہم
سکنہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ مولانا مولوی حافظ محمد امام الدین صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

قد اصاب من اجاب۔ بقلم محمد کرم آلہی بحکم حضرت مولانا حاجی حافظ صوفی محدث محمد عبد اللہ صاحب لدڑوی ضلع میرپور واقعی مولانا مولوی محمد شریف صاحب
نے جواب مطابق مذہب حنفی کے لکھا ہے مسلمان بھائیوں کو اس مسئلہ کے موافق عمل کرنا لازم ہے۔ اسکے برخلاف ہونا گمراہی ہے۔

لیلی والاوزاعی وسفیان الثوری وابن المنذر انتہی واللہ اعلم بالصواب قال النووی
اما حدیث ابن عباس فاختلف العلماء فی جوابہ وتاویلہ والاصح ان معناہ انہ کان فی اول الامر
اذا قال انت طالق انت طالق انت طالق ولم ینوی التاکید ولا استیناف یحکم بوقوع طلقۃ واحدۃ
لقلۃ ارادتھم الاستیناف بذلک محمل علی الغالب الذی ھو ارادۃ التاکید فلما کان زمن
عمر وکثر استعمال الناس بھذہ الصیغۃ وغلب منھم ارادۃ الاستیناف بہا حملت عند
الاطلاق علی الثلث عملا بالغالب السابق الی الفھم فی ذلک العصر واللہ اعلم ابویوسف
محمد شریف عفا اللہ عنہ کوٹلی لوہاراں مغربی۔ واقعی مولنا مولوی محمد شریف صاحب نے جواب مطابق مذہب کے لکھا ہے۔
مسلمان بھائیونکو اسی مسئلہ کے موافق عمل کرنا لازم ہے بقلم محمد کرم الہی بحکم حضرت مولنا حاجی حافظ صوفی محمد عبداللہ صاحب
لڈری ضلع میرپور۔ قد اصاب من اجاب ابو محمد الیاس امام الدین از کوٹلی لوہاران مغربی ضلع سیالکوٹ۔ اقول وباللہ
التوفیق مطلقہ ثلثہ سے بغیر حلالہ کے زوج اول کے نکاح کا مجاز و مجوز و مفرز روسیاہ قابل شہر بدر لعین ہے کما فی الجوہرہ والشافی والفتوحات
واذا کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقھا
او یموت عنھا المراد بالدخول الوطئ حقیقۃ وثبت شرط الوطئ باشارۃ النص وھو ان یحمل النکاح
علی الوطئ حملا للکلام علی الافادۃ دون الاعادۃ اذ العقد قد استفید باطلاق اسم الزوج او یزاد علی النص
بالحدیث مشھور وھو قولہ علیہ السلام لاتحل للاول حتی تذوق عسیلۃ الاخر ولاخلاف لاحد من العلماء
فی ھذا سوی سعید بن المسیب وقولہ غیر معتبر حتی لو قضی بہ القاضی لاینفذ قضاءہ کذا فی جواھرہ ص۱۱۳
وفی الزاھدی انہ ثابت باجماع الامۃ وفی المنیۃ ان سعیداً رجع عنھا الی قول الجمھور فمن عمل بہ یسود
وجھہ ویبعد ومن افتی بہ یعزر وذکر فی الخلاصۃ عنہ من افتی فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین
فانہ مخالف الاجماع ولاینفذ قضاء القاضی بہ وتمامہ فیہ شامی ج ۲ ص۸۸۵ ترجمہ بلحضائہ حالت تین
طلاق آزاد میں اور دو طلاق کنیز میں خاوند اول پر حلال نہیں جبتک وہ عورت دوسرا خاوند نکرے اور وہ خاوند دخول نہ
کرے پھر طلاق دے یا مرجائے دخول سے مراد وطی حقیقی ہے اور یہ شرط اشارۃ النص سے ثابت ہے اسطرح کہ نکاح کو وطی
پر حمل کیا جائے بوجہ افادہ کے نہ بطور تکرار کے کیونکہ عقد لفظ زوج سے ہی مستفید ہے یا نص پر حدیث مشہور عسیلہ کی
سے زیادہ کیا جائے اور وہ قول حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے پہلے خاوند کو مطلقہ ثلثہ حلال نہیں جبتک
دوسرے خاوند کا مزانہ چکھے اور علماء کرام میں سے سوا سعید بن مسیب کے کسی کو اسمیں خلاف نہیں اور سعید
کا قول غیر معتبر ہے حتی کہ اگر قاضی اس قول پر فیصلہ کردے تو اس کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا کما فی الجوہرۃ اور زاہدی
میں ہے کہ شرط دخول اجماع امت سے ثابت ہے اور منیہ میں ہے کہ سعید نے جمہور کے قول کی طرف رجوع کر لیا اور
جو اسپر فتوے دے اسکو تعزیر لگائی جائے اور خلاصہ میں ذکر کیا پس اس مفتی پر اللہ تعالی کی لعنت اور فرشتوں کی
اور تمام لوگوں کی لعنت کیونکہ وہ مخالف اجماع کا ہے اور قاضی کا فیصلہ اس قول پر نافذ نہیں ہوگا شامی ج ۲

فی نکاح صحیح اذ النکاح لایبطل بالشروط انتہی یعنی اگر کوئی نکاح کرے اسکو ساتھ شرط تحلیل کے تو وہ نکاح مکروہ ہے واسطے فرمائی رسولکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا لعنت کرے محلل اور محلل لہ کو اور یہی اسکا محمل ہے پھر اگر بعد وطی اسکو طلاق دیدے تو پہلے خاوند کو حلال ہو جاتی ہے کیونکہ نکاح صحیح میں دخول پایا گیا اور اسلئے کہ نکاح شرط کے ساتھ باطل نہیں ہوتا علامہ زیلعی تخریج ہدایہ میں فرماتے ہیں کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ صاحب ہدایہ نے حدیث اعلم ان المصنف استدل بهذا الحديث على كراهة النكاح المشروط بالتحليل وظاهره يقتضى التحريم كما هو مذهب احمد ولكن يقال لما سماه محللاً دل على صحة النكاح لان المحلل هو المثبت للحل فلو كان فاسداً لما سماه محللاً انتہی کہ نکاح بعض نکاح لشرط تحلیل کے مکروہ ہونیپر دلیل پکڑی ہے اور اسکا ظاہر مقتضی تحریم کو ہی جیسے کہ مذہب امام احمد کا ہی لیکن کہا جاتا ہی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو محلل (حلال کرنیوالا) فرمایا تو اسنے صحت نکاح پر دلالت کی کیونکہ محلل وہی ہے جو مثبت حل ہے پس اگر یہ فاسد ہوتا تو حضور اس (عاقد) کا نام محلل نہ رکھتے ملا علی قاری رحمۃ اللہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۲۸۴ میں فرماتے ہیں کہ حدیث (لعن المحلل) میں کوئی ایسا لفظ نہیں جو بطلان عقد پر دلالت کرے وليس فى الحديث ما يدل على البطلان العقد كما قيل بل يستدل به على صحته من حيث انه سمى العاقد محللاً وذلك انما يكون اذا كان العقد صحيحاً فان الفاسد لا يحلل انتہی جیسے کہ کہا گیا ہی بلکہ اس حدیث کے ساتھ عقد کی صحت پر دلیل پکڑی جاتی ہے اسطرح کہ آپنے عاقد کو محلل فرمایا اور یہ جب ہی ہو سکتا ہی کہ عقد صحیح ہو کیونکہ فاسد حلال نہیں کر سکتا انتہی اور عالمگیری جلد دوم ص ۱۶ میں ہے کہ ایک آدمی نے بہ نیت تحلیل نکاح کیا اور شرط نہیں کی تو وہ عورت پہلے کو حلال ہو جائیگی اور مکروہ بھی نہیں اور اسکی نیت کوئی شی نہوگی اور اگر دونو عاقدین تحلیل کی شرط کریں تو مکروہ ہے اور امام اعظم اور امام زفر کے نزدیک حلال ہو جائیگی جیسے خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہی ایسا ہی مضمرات میں ہے انتہی درمختار میں ہے کہ زوج ثانی کو تحلیل کی شرط سے نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہی بموجب حدیث لعن المحلل والمحلل لہ کے جیسے وہ کہی کہ میں تجھسے نکاح کیا اس شرط پر کہ میں تجھکو طلاق دیدونگا اگرچہ وہ عورت زوج اول کو حلال ہو جائیگی بسبب صحیح ہونے اس نکاح مشروط کے اور باطل ہونے شرط تحلیل کے تو زوج ثانی پر جبر نہیں ہو سکتا طلاق دینے پر چنانچہ اسکو تحقیق کیا ہی کمال الدین نے آخر تک جو کہا اسنے اگر قصد تحلیل کو زوج ثانی نے دل میں رکھا یعنے زبان سے نہ کہا تو اس مرد کو ثواب ملے گا (الفقیہ)

حامداً و مصلیاً

کیا فرماتے ہیں علماء دین وحامیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو مطلقہ بطلاق ثلثہ ایک لفظ یا تین لفظوں سے کر دیا اب وہ عورت مذکورہ کو رجوع کرنا چاہتا ہے کیا وہ بغیر تحلیل رجوع کر سکتا ہے یا تحلیل سے بینوا وتوجروا۔ **الجواب** ومن طلق امرأة ثلثاً بكلمة واحدة او ثلثاً فى طهر واحد وقع الطلاق وكان عاصياً لانه بدعى كذا فى الهداية وان كان طلاق ثلثا فى الحرة او ثنتين فى الامة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره ثم غايته نكاح الزوج مطلقاً والزوجية المطلقة انما تثبت بنكاح صحيح لان الوطى يحرم فى الفاسد ويجب التفريق ولا يجب المهر قبل الوطى ولهذا لو حلف لا يتزوج فتزوج امرأة نكاحاً فاسداً لا يحنث كفر به وشرط الدخول ثبت باشارة النص وهو ان يحمل النكاح على الوطى حملاً للكلام على الافادة دون الاعادة لان النكاح يذكر للعقد ويذكر الوطى وهو اصله وقد اويد به الوطى ههنا ليكون الكلام محمولاً على الافادة اذ العقد مستفاد من اسم الزوج او يزاد على بالحديث المشهور وهو قوله عليه السلام لا تحل للاول حتى تذوق عسيلة الاخر روى بروايات ولا خلف لاحد فيه وتحقيقه فى اصول الفقه۔ محمد عبد المنان پشاوری حال علی پور سیدان محلہ غربی عفی عنہ الجواب الصحیح محمد فضل الرحمن حنفی النقشبندی عفی عنہ۔ صورت مسئولہ میں تین طلاق علیحدہ علیحدہ دے یا ایک لفظ کے ساتھ بہرحال طلاق واقع ہو جائیگی جیسا کہ عبارات بالا سے ظاہر و باہر ہے حررہ العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو البرکات سید احمد عفی عنہ

مولا مولوی محمد فضل الرحمٰن صاحب و سید احمد صاحب